سید یونس الحسنی

یادگارِ حلقہ بگوشانِ مصطفیٰ ﷺ

نواب زادہ نصراللہ خان مرحوم

بالآخر نواب زادہ نصراللہ خان بھی خلدِ آشیانی ہوگئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔موت سے کسی کو مفر نہیں، سو یہ بزرگ بھی حکمِ ربیّ کا ذائقہ چکھ کر امر ہوگئے۔رہے نام اللہ کا، باقی ہر شئے لاشے ہے۔وہ ملّی وفاؤں کا پیکر، رفتگاں کی اجلی اداؤں کا حسین مرقع اور جہدِ حریت کی وحشت اثر مسافتوں کے انتھک راہی تھے۔انہوں نے مفکرِ احرار چودھری افضل حق ،امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، ضیغمِ احرار شیخ حسام الدین اور مدبرِ احرار ماسٹر تاج الدین رحمہم اللہ کی ولولہ انگیز رفاقت ،قیادت وسیادت میں خارزارِ سیاست میں قدم رکھا، جب سیاست کا صلہ یقیناً آہنی زنجیریں تھیں۔یہ اُس دور کی بات ہے جب انقلابات کے تذکار گردن زدنی تھے مگر یہ ہمیشہ ہم جلیس زعماء کے ہم قدم اور ہم نوا رہے۔مجلس احرارِ اسلام اُس وقت برصغیر میں برطانوی استعمار کی سب سے بڑی دشمن جماعت تھی۔نواب زادہ صاحب نے اسی جماعت کے سٹیج کو اپنا مسکن بنایا۔پنجاب کے یہ واحد زمیندار احراری تھے۔اُن دنوں اس طبقے کے زیادہ تر لوگ فرنگی حکمرانوں کی دہلیزوں پر توشہ ہائے وفاداری لیے پھرتے تھے۔ان رسموں کے ''باغی نواب'' کی غیرت وحمیت کو یہ سب کچھ گوارا نہ تھا اور اُنہوں نے اپنے لیے ایسے خارزار راستے کا انتخاب کیا جس میں کٹھنائیاں ہی کٹھنائیاں تھیں، آسودگی نام کو نہ تھی۔نواب سیف اللہ خان کی گود کا یہ ناز پروردہ اور چیفس کالج لاہور کا تعلیم یافتہ جوانِ رعنا اجنبی راہوں کا مسافر ہوگیا۔آخر اس کی وجہ کیا تھی؟ نواب زادہ صاحب کی شخصیت کا نفسیاتی تجزیہ کرنے کے بعد یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اُن کے تخیلات،افکار ونظریات اور کیف ومستی کے تمام زاویے امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد،شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہم اللہ کے فیضانِ محبت سے مستنیر تھے۔ان میں ملی غیرتوں اور قومی حمیتوں کی آتش سوزاں کا الاؤ بھڑک رہا تھا جو نہیں سوتے جاگتے ایک ہی نغمہ سناتا کہ بقول اقبال: ''اگر خواہی حیات اندر خطر زی'' (اگر تو زندگی چاہتا ہے تو خطرات میں جینا سیکھ لے) اور یہی نغمہ تادمِ واپسیں ان کا حرزِ جاں رہا جس پر وہ کسی پل،کسی لمحے،کسی گھڑی یا لحظے میں کسی سے کبھی سمجھوتہ نہ کرسکے۔وہ اس راہ پر اس شان سے چلے کہ بہت جلد آسمانِ مجلس احرار کے نیر تاباں بن گئے تاآنکہ تقسیمِ ہند کے وقت کل ہند مجلس احرارِ اسلام کے جنرل سیکرٹری اور ترجمان احرار روزنامہ ''آزاد'' کے ایڈیٹر بن گئے۔قیام پاکستان کے بعد جب حضرت امیر شریعت نے احرار کو انتخابی سیاست سے الگ کردیا تو وہ ایک اور راستے پر چل نکلے وہ راستہ حقوق انسانی کی محافظت کا